REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

مورخہ یکشنبہ

۵ رجب ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۶ صلح ۱۳۳۸ ھش ۲۶ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

اُمتِ محمدیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ دُنیا میں بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے کھڑی کی گئی ہے

طلباء کو یہ مقصد ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ انکی زندگیاں "بندگانِ خدا" کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بن سکیں

مجلسِ ارشاد کے تحت تعلیم الاسلام کالج کے طلباء سے محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب

ربوہ ۲۴ جنوری۔ عالمی عدالت انصاف کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل یہاں تعلیم الاسلام کالج کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ تحصیل علم کے فوری مقصد کے ساتھ ساتھ انہیں اس حقیقی مقصد کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ان کی زندگیاں بنی نوع انسان کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بن سکیں۔ —— آپ مجلس ارشاد کے تحت اس موضوع پر تقریر فرما رہے تھے، کہ طلباء اپنی زندگیوں کو کس طرح اسلام کے لئے مفید بنا سکتے ہیں۔ اس موقعہ پر صدارت کے فرائض مجلس ارشاد کے صدر مکرم مولانا ابو العطاءؑ صاحب نے ادا کئے۔

دوران تقریر میں آپ نے قرآن مجید کی آیت کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس امر کو واضح فرمایا کہ امت محمدیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کی بھلائی اور بہتری کیلئے پیدا کی گئی ہے۔ چنانچہ طلباء اپنی زندگیوں کو اسی طرح اسلام کے لئے مفید بنا سکتے ہیں کہ وہ اس خصوصیت کو برقرار رکھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی کوشش کریں:

تحصیل علم کا فوری مقصد

تقریر کے آغاز میں آپ نے تحصیل علم کے فوری مقصد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آپ لوگ اس درسگاہ میں اسی لئے داخل ہوئے ہیں کہ آپ علم حاصل کریں۔ لیکن تحصیل علم چند کتابیں پڑھ لینے کا نام نہیں ہے۔ اور نہ امتحان پاس کرنے یا سند حاصل کرنے کو علم سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ کتابیں پڑھنا امتحان دینا اس کے نتیجہ میں سند حاصل کرنا یہ سب چیزیں اپنی اپنی جگہ ضروری ہیں۔ اور ان سے عہدہ برآ ہونا آپ کے لئے لازمی ہے۔ لیکن یہ نہ اپنی ذات میں مقصد کہلا سکتی ہیں اور نہ انہیں تحصیل علم سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو پرکھنے اور اندازہ لگانے کا ایک ذریعہ ہیں۔ کہ آپ نے کہاں تک اپنی استعداد کو بڑھایا ہے۔ ان کی حیثیت تھرمامیٹر کی طرح ہے۔ جس طرح تھرمامیٹر انسان کی جسمانی حالت کو ظاہر کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح کتابیں امتحان اور سندات بھی ایک مقیاس ہیں۔ جن سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ آپ میں کتنی استعداد پیدا ہو چکی ہے۔ ہم تھرمامیٹر کو جو صحت کی کیفیت بتاتا ہے صحت نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح کتابوں امتحانات اور سندات کو علم سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ علم آپ کے اس ذہنی ارتقا کا نام ہے۔ جسے آپ خود اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ یا یوں کہیئے کہ تحصیل علم وہ باطنی کیفیت ہے جو غور و فکر کے نتیجہ میں ذہن کے صیقل ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جس کی مدد سے انسان حالات کا صحیح اندازہ لگا کر زندگی کے راستہ پر گامزن ہوتا ہے۔ میری مراد ہرگز یہ نہیں ہے کہ کتابیں پڑھنا۔ امتحان دینا اور سندات حاصل کرنا غیر ضروری چیزیں ہیں۔ یہ سب اپنی اپنی جگہ اہم ہیں اور اتنی اہم ہیں کہ ان کے بغیر گزارہ نہیں لیکن آپ لوگوں کو انہیں مقصد نہیں سمجھنا چاہیئے۔ مقصد یہی ہے۔ کہ آپ میں غور و فکر کا مادہ پیدا ہو۔ استعدادیں ترقی کریں اور ذہنی ارتقا میسر آئے۔ جس حد تک آپ کے اندر یہ باطنی کیفیت پیدا ہوگی۔ وہی آپ کا علم کہلائے گا۔ اگر آپ تحصیل علم کے سلسلہ میں اس مقصد کو سامنے رکھیں گے۔ تو کتابیں، امتحان، سندات، اور ذریعہ معاش کی تلاش یہ سب چیزیں اپنے اپنے مقام پر کھڑی ہو جائیں گی۔ اور آپ کے اندر اپنی استعداد کو صحیح طور پر استعمال کرنے کا سلیقہ پیدا ہو جائے گا:

حصول مقصد کے دو اہم ذرائع

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا تحصیل علم کے ضمن میں دو چیزیں خاص طور پر بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کی مدد سے آپ اپنی ذہنی استعداد کو بہت بڑھا سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہے شوق اور دوسری توجہ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ کلاس روم یا کالج میں آپ کو جو کچھ پڑھایا جا رہا ہے۔ آپ کے اندر اس کو حاصل کرنے کا شوق ہو۔ پھر پوری توجہ اور انہماک سے آپ اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ توجہ قائم کرنے کے لئے کافی کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس طرح سرکش گھوڑا ادھر ادھر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اسے قابو میں لانے کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح توجہ کو بھٹکنے سے روکنے کے لئے کوشش اور مشق کی ضرورت ہے اگر آپ یہ معمول بنا لیں۔ کہ جو چیز بھی آپ پڑھ رہے ہوں یا لکھ رہے ہوں اس میں سے ایک سطر بھی بغیر توجہ کے نہ گزرنے پائے تو آپ تھوڑے ہی عرصہ میں محسوس کریں گے کہ آپ کی استعداد بڑھ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو طالب علم پوری توجہ دیتے ہیں۔ وہ دوسروں کی نسبت کم محنت کرنے کے باوجود زیادہ حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ چیز مشق کے ذریعہ حاصل کی جا سکتی ہے اگر آپ ہفتہ عشرہ بھی مشق کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کے اندر توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت پیدا ہو رہی ہے۔ اور جب انسان میں یہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۵۸ء

بزرگ ہستیوں کی توہین

یورپ اور امریکہ کا کوئی مستشرق کوئی اخبار یا رسالہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرتا ہے۔ یا کسی پیغمبر خدا کی گستاخی کرتا ہے۔ بلکہ ان کی خیالی تصویر بنا کر چھپ دیتا ہے۔ تو تمام دنیا کے مسلمانوں کے دل غصہ سے بھر جاتے ہیں۔ اور ہر طرف سے صدائے احتجاج سے فضا بھی چیخ اٹھتی ہے۔ ابھی چند دن ہوئے کہ رسالہ ٹائمز میں ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اسی طرح ایک خیالی تصویر شائع ہوئی ہے۔ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر نے اس کی کاپیاں ضبط کرلی ہیں۔ بھارت میں بھی کئی ایسی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق توہین آمیز عبارات درج تھیں۔ پچھلے دنوں ایک ایسی ہی انگریزی کتاب شائع ہوئی تھی۔ تو بھارت کے مسلمانوں نے ہی نہیں بلکہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک نے بھی اس کے خلاف سخت احتجاج کیا تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ مسلمان ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب کے لوگ اپنے بزرگوں کی توہین کسی طرح گوارا نہیں کرسکتے۔ اس لئے جو دشمنان انسانیت ایسا کرتے ہیں وہ دراصل اپنے اخلاق کی پستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تعجب ہے کہ یہ مرض صرف غیر مسلموں کو ہی نہیں لگا ہوا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخیاں کرجاتے ہیں۔ بلکہ خود مسلمانوں کے فرقے بھی ایک دوسرے کے بزرگوں کی شان کا خیال نہیں کرتے اور دوسرے فرقہ والے کے جذبات کو پاؤں سے کچل دیتے ہیں۔ ذیل میں ہم ہفت روزہ ریاست دہلی کا ایک نوٹ درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ خود مسلمان کہلانے والے بھی ایک دوسرے کے بزرگوں کی توہین کرنا شیرِ مادر سمجھتے ہیں۔ ریاست لکھتا ہے:۔

"ریاست مذہبی پرچہ نہیں۔ اور شیعہ یا سنی کا کیا سوال ہے۔ اس کو تو ہندوؤں مسلمانوں عیسائیوں اور سکھوں کے اختلافات سے بھی کوئی تعلق نہیں اور وہ ان جھگڑوں کی غلاظت سے اپنے آپ کو قطعی الگ رکھنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ مگر ہمیں بے حد تکلیف ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص کسی غیر مذہب کی توہین کا مرتکب ہو۔ چنانچہ اس ہفتہ شیعہ حضرات کی طرف سے شائع ہوچکی کتاب وفات عائشہ دیکھنے سے ہمیں اس قدر قلق ہوا جسے بیان نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس کتاب میں شیعہ حضرات نے اپنے مذہبی جوش میں نہ صرف حضرت عمرؓ بلکہ رسول اللہ صلعم کی بیوی حضرت عائشہؓ پر بھی رکیک حملے کئے ہیں۔ ایسی کتاب کا شائع ہونا یقیناً اسلام کے متعلق غیر مسلم پبلک میں اچھے خیالات پیدا کرنے کا باعث نہیں ہوسکتا۔ اور بہتر ہو کہ ایسا لٹریچر شائع نہ کیا جائے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جانشین کسے ہونا چاہیئے تھا اور کون جانشین ہوا۔ کیا یہ واقعہ ہے یا نہیں کہ:۔ حضرت عمر ایشیا کے اکثر ممالک کے بادشاہ ہوتے ہوئے بھی پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے تھے۔ اور پبلک روپیہ کے ساتھ دیانتداری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے سر کے نیچے تکیہ کی جگہ اینٹیں رکھ کر سو جاتے۔ اور اگر یہ واقعات درست ہیں۔ تو کیا اس کردار کے انسان کے لئے عزت و احترام کے جذبات کا نہ ہونا انتہائی افسوسناک نہیں جس پر شیعہ حضرات کو خود ہی سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے"۔

(نوائے پاکستان لاہور)

ہفت روزہ ریاست ایک غیر مسلم کی ادارت میں دہلی سے شائع ہوتا ہے اس کی طرف سے یہ احتجاج ایسا ہے کہ جس کو سنکر مسلمانوں کو سخت شرم آنی چاہیئے۔

پاکستان میں بھی بعض شیعہ حضرات کی طرف سے ایسی غلطیاں ہوتی رہتی ہیں۔ جن کا ذکر اخباروں میں آتا رہتا ہے۔ ہم باوجود اس کے کہ شیعوں کے خاص اختلافی مسائل میں اظہار خیال کو بُرا نہیں سمجھتے۔ لیکن ہم ان کے اس رویہ کی مذمت سے بھی باز نہیں رہ سکتے شیعوں کو اپنے مذہبی خیالات کے اظہار کا حق ہے۔ لیکن یہ حق کچھ پابندیاں بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور سب سے ضروری پابندی یہ ہے کہ اپنے اس حق کو اس طرح استعمال کیا جائے۔ کہ جس سے کسی دوسرے کی دلآزاری نہ ہو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وجود مسلمانوں کے لئے نہایت مقدس ہے اور کوئی نام کا مسلمان بھی آپ کی شان میں ذرا سی گستاخی برداشت نہیں کرسکتا ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسی کتاب شائع کرنا جس پر ایک شریف غیر مسلم کو بھی احتجاج کرنا پڑا ہے۔ خود شیعوں کے لئے سخت باعث ننگ و عار ہے۔ ہم بھارت حکومت سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ فوراً ایسی کتاب کو جو ننگ اخلاق ننگ انسانیت اور ننگ مذہب ہے ضبط کرے۔ ساتھ ہی ہم شیعہ حضرات سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ دوسروں کے جذبات کو اس طرح مجروح کرنا چھوڑ دیں۔ اس طرح وہ اپنے دین کی کوئی خدمت نہیں کر رہے بلکہ الٹا اس کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

تعلیم و اصلاح کی ایک اہم تحریک

— از مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد —

مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل حضور کی منظوری اور اجازت سے تاریخ ۲۷/۱۲/۵۷ کو یہ تحریک فرمائی تھی کہ تعلیم و اصلاح کی غرض سے ہمیں بہت سے ایسے دوستوں کی ضرورت ہے جو تین سال تک کم ازکم ۲۵ روپے ماہوار دیں اور ۳ روپے سالانہ اس مد میں چندہ دیں۔ اس میں خود چوہدری صاحب محترم نے اپنی طرف سے ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ مکرم جناب چوہدری صاحب کی تحریک پر ۵۷ احباب نے اس وقت تک لبیک کہا ہے۔ اور بعض احباب نے ادائیگی بھی کردی ہے۔ خدا کے فضل سے یہ تعداد بڑھتی جارہی ہے۔

اس مبارک سکیم کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ کم ازکم ۱۰۰ احباب ۲۵ روپے ماہوار یا ۳۰۰ روپے سالانہ چندہ دیں۔ لیکن جو دوست ۲۵ روپے ماہوار سے زیادہ دینا چاہیں۔ ان کے لئے مزید ثواب کا موقعہ ہے۔ نیز جیسا کہ مکرم جناب چوہدری صاحب نے دوسرے دن اعلان فرمایا تھا جو دوست ۲۵ روپے ماہوار نہیں دے سکتے وہ کم رقوم دے کر بھی اس تحریک میں شامل ہوسکتے ہیں۔

یہ تحریک بڑی برکات کی حامل ہے۔ احباب کو کثرت سے اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیئے۔

دوست اپنے اپنے وعدے دفتر تعلیم و اصلاح ربوہ میں ارسال فرمائیں۔ ہم وعدے کرنے والے ہر دوست کی خدمت میں علیحدہ علیحدہ شکریہ کی چٹھی بھجوا رہے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ہماری چٹھی نہ پہنچے تو اپنے وعدہ سے اطلاع دیں ممکن ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا ہو۔ لیکن کسی غلطی کی وجہ سے ضبط میں نہ آیا ہو احباب رقوم مد تعلیم و اصلاح مقامی امیر یا افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال کریں۔ ناظر اصلاح و ارشاد صیغہ مقامی

سیرالیون میں تبلیغ اسلام

ایک نئے علاقہ میں احمدی مبلغین کا کامیاب تبلیغی دورہ

(از مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد مبلغ سیرالیون بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

ماہ اکتوبر ۱۹۵۷ء میں مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر جماعتہائے سیرالیون کی زیر ہدایت ایک تبلیغی وفد جو دو افریقن احمدیوں پر مشتمل تھا ایک ایسے علاقہ میں تبلیغ کے لئے روانہ کیا گیا جہاں اس سے قبل کوئی احمدی نہیں تھا۔ اور نہ اب تک وہاں تبلیغ ہو سکی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وفد نے ایک ماہ کے اندر تین جگہ مخلص جماعتیں قائم کیں۔ جن کی تفصیل پہلے شائع ہو چکی ہے ان کی واپسی پر مکرم امیر صاحب نے خاکسار کو وہاں بھیجا تاکہ حالات کا پورا پورا جائزہ لے کر وہاں مزید کوشش کی جائے اور سلسلہ میں نئے داخل ہونے والوں کی تربیت و استحکام کی طرف توجہ دی جا سکے۔

خاکسار بذریعہ ریل و لاری وہاں پہنچا اور پہلی جماعت جو کہ ایک قصبہ "بومبوہول" میں ہے میں چار روز قیام کر کے نومبائعین کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہا۔ علاوہ ازیں تبلیغ بھی کرتا رہا جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس قصبہ میں آٹھ نئے افراد کو احمدیت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ اور وہاں جماعت کی تعداد ۲۸ سے ۳۶ ہو گئی۔ اس کے بعد خاکسار وہاں سے آٹھ میل آگے ایک دوسرے گاؤں "کامباما" میں گیا۔ جہاں کہ دوسری نئی جماعت ہے۔ اور جہاں سے دوست تقریباً ہر روز مجھے ملنے اور اپنے ہاں لے جانے کے لئے آ رہے تھے۔ جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ان نئے احباب میں سے چند کمزور طبع افراد بعض مخالفین کے ورغلانے پر احمدیت چھوڑ چکے تھے۔ میں نے وہاں پہنچتے ہی وہاں کے ٹاؤن چیف اور دوسرے بڑے بڑے لوگوں سے ملاقات کر کے ان سے درخواست کی کہ آپ گاؤں کے لوگوں کو جمع کریں۔ میں ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں سنانا چاہتا ہوں۔ میری اس درخواست پر چیف اور اس کے وزراء نے کسی قدر تردد کے بعد اہل گاؤں کو جمع کیا۔ اور میں نے ایک لیکچر "اسلام اور احمدیت ایک ہی چیز ہے" پر دیا اور احمدیت کی صداقت ان پر واضح کی تقریر کے بعد کئی اشخاص نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ آج ہم سمجھے ہیں کہ اسلام اور احمدیت کیا ہے اور ہم بغیر کسی تامل کے اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں اس کے علاوہ وہ کمزور طبع لوگ جو دوسرے لوگوں کے ورغلانے سے احمدیت چھوڑ چکے تھے وہ بھی دوبارہ سلسلہ میں داخل ہو گئے۔

یہاں پر دو روز گزارنے کے بعد جب یہاں سے روانہ ہونے لگا اور آگے تیسری نئی جماعت میں جانے لگا تو اس گاؤں کے ایک احمدی دوست مسٹر ابراہیم کالون جن کے مکان پر میرا قیام تھا کہنے لگے میں آپ کو ایک خواب سنانا چاہتا ہوں۔

آسمانی شہادت

انہوں نے کہا۔ گذشتہ رات جب میں سونے لگا تو میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدا تعالیٰ تو ہی علیم و خبیر ہے میں ایک بے علم انسان ہوں تو جانتا ہے کہ جو راستہ (احمدیت) میں نے اختیار کیا ہے اگر سچا ہے اور تیری ہی طرف سے ہے تو تو ہی مجھے بتا تاکہ میری تسلی ہو جائے اور میرے دل کو سکون حاصل ہو جائے اس طرح روتے روتے دعا کر رہا تھا کہ مجھے نیند آ گئی اور صبح کے قریب کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عالیشان محل ہے جس کی سب سے اوپر والی منزل بڑی خوبصورت ہے بہت سے لوگ اس کی طرف جا رہے ہیں۔ میں بھی اس کی طرف جاتا ہوں آہستہ آہستہ میں بھی اوپر والی منزل میں پہنچ جاتا ہوں اور کیا دیکھتا ہوں کہ اوپر ایک شخص شلوار قمیص اور لمبا کوٹ پہنے کھڑا ہے اور لوگوں کو بلا رہا ہے کہ اس طرف آؤ مگر بہت کم لوگ اس طرف توجہ کرتے ہیں۔ جب میں اوپر پہنچا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ میرے گاؤں کے کچھ لوگ اوپر ضرور ہیں مگر تھوڑے ہیں۔ اور خاص کر اپنے گاؤں کے غیر احمدی مالکیہ امام کو بھی وہاں دیکھتا ہوں مگر وہ باہر دیوار کے ساتھ اوپر والی منزل میں آنے کی کوشش کرتا ہے مگر اس سے چڑھا نہیں جاتا۔

اس خواب کو بیان کر کے مسٹر کالون نے کہا خدا تعالیٰ نے خود مجھے بتا دیا ہے کہ جو یہ مبلغین آپ کو راستہ بتا رہے ہیں یہ ٹھیک ہے چنانچہ اس خواب کو اس نے تمام گاؤں کے دوسرے احباب کے سامنے بیان کیا اور اعلان کیا کہ میں انشاء اللہ تادم مرگ احمدیت پر قائم رہونگا۔

یہاں سے آگے ایک گاؤں "یانڈے ہول" جہاں کہ چار نئے احمدی ہوئے تھے وہاں گیا یہاں کے احمدیوں نے جب میرے آنے کی خبر سنی تو وہ گاؤں سے پانچ میل آگے میرا کھانا وغیرہ تیار کر کے لے گئے اس قصبہ میں ایک دن اور ایک رات قیام کیا۔ اور یہاں کے سیکشن چیف ٹاؤن چیف اور ان کے وزراء کو مل کر تبلیغ کی جس کا خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ یہاں پر تمام قصبہ کو تبلیغ کرنا چاہتا تھا مگر ٹاؤن چیف نے کہا کہ یہاں پر کچھ جھگڑا ہے اس لئے میرے بلانے پر لوگ ایک جگہ جمع نہیں ہونگے اسلئے میں تمام قصبہ کو بلانے سے معذور ہوں۔

اس کے بعد پھر یہاں سے واپس پہلی جماعت بومباڈل آیا۔ راستہ میں چار میل پیدل سفر کر کے تین گاؤں میں لوگوں کو جمع کر کے "احمدیت" کی صداقت پر لیکچر دیا۔

جب "بومباڈل" میں آیا تو معلوم ہوا کہ یہاں نئے احمدیوں اور دیگر اہل قصبہ کے درمیان سخت جھگڑا ہوا ہے احمدی یہاں احمدیہ سکول کھولنا چاہتے تھے مگر دوسرے لوگ اور ان کے امام اس کے خلاف تھے وہ احمدیہ سکول کی بجائے عیسائی سکول لینے کے لئے تو راضی تھے مگر ہمارے سکول کے سخت خلاف تھے۔ یہ معاملہ یہاں تک طول اختیار کر گیا کہ دونوں پارٹیوں کو علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف کے پاس جانا پڑا چنانچہ پیراماؤنٹ چیف نے احمدی احباب سے پوچھا کہ آپ کے پاکستانی مبلغ کہاں ہیں۔ اگر وہ مجھے مل سکیں تو اچھا ہوگا چنانچہ خاکسار اگلی دو جماعتوں کے دورہ کے بعد سیدھا پیراماؤنٹ چیف کے پاس ان کے دارالحکومت "ڈاروو" پہنچا۔ انہیں مل کر بتایا کہ ہم یہاں کوئی جھگڑا یا فساد وغیرہ کرنے کے لئے نہیں آئے۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امن پسند اور صلح جو ہیں اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یہی ہے کہ ہر ایک کے ساتھ محبت اور سلوک کیساتھ پیش آؤ اور احمدیت کے بانی سیدنا حضرت احمد علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے

"گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو"

پیراماؤنٹ کے دارالحکومت سے دو تین میل پر وہ جماعت تھی جہاں میں نے جانا تھا۔ مگر لاری اور سائیکل کے نہ ہونے کی وجہ سے پیدل ہی بمع سامان روانہ ہوا۔ جگہ جگہ گندے پانیوں کو عبور کرنے اور شدید گرمی کی وجہ سے خاکسار کو وہاں پہنچتے ہی شدید بخار ہو گیا اور دو دن تک سخت سخت تکلیف میں رہا۔ اس عرصہ میں وہاں کے مخلصین نے بڑی ہمدردی اور محبت کا ثبوت دیا۔ چونکہ بخار زیادہ شدت اختیار کر رہا تھا اس لئے تیسرے روز انہوں نے اپنے خرچ پر لاری منگوا کر مجھے قریبی ریلوے سٹیشن پر پہنچایا اور گاڑی میں بٹھا کر "بو" میں مکرم امیر صاحب محترم کو تار دیدی کہ میں شدید بیمار ہونے کی وجہ سے بذریعہ گاڑی واپس آ رہا ہوں۔ ایک لوکل مبلغ مکرم تو ڈے صالحو صاحب بھی میرے ساتھ بو تک آئے یہاں "بو" میں مکرم امیر صاحب محترم نے کوشش کر کے مجھے ہسپتال میں داخل کروا دیا جہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تین چار روز میں ٹھیک ہو کر واپس اپنے دارالتبلیغ میں آ گیا۔ الحمد للہ

دوسرا کامیاب دورہ

چار پانچ روز کے بعد خاکسار اور مکرم امیر صاحب محترم بمع مکرم الفا شریف پریذیڈنٹ بو احمدیہ جماعت تین چار روز کے لئے اسی علاقے میں پھر روانہ ہوئے ریل گاڑی کے راستے میں خراب ہو جانے کی وجہ سے ہم ڈارو اسٹیشن پر چار گھنٹے لیٹ یعنی تقریباً دس بجے شب اترے وہاں سے آگے ہماری جماعت دو اڑھائی میل ڈوا تھی

چنانچہ سامان کے ساتھ ہونے کی وجہ سے میں اور مکرم امیر صاحب محترم دونوں اسٹیشن پر سامان کے پاس بیٹھے رہے اور مکرم الفا شریف کو بڑی مشکل سے ایک ڈرائیور سے منت کر کے لاری پر سوار کر کے آگے بھجوا دیا کہ وہ جا کر احمدی احباب کو اطلاع دیں کہ ہم اسٹیشن پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جب مکرم الفا شریف صاحب قصبہ "بومباؤں" میں پہنچے اور احباب کو ہماری آمد کی اطلاع دی۔ تو اسی وقت چھ احمدی نوجوان ہمارے لئے اسٹیشن کو روانہ ہو گئے۔ دو سائیکلوں پر اور چار پیدل۔ سواروں نے ہمارے پاس پہنچ کر ہمیں اپنے سائیکلوں پر آگے بٹھا لیا اور دوسرے چار نوجوانوں نے ہمارا سامان اٹھا لیا اور اس طرح ہم کوئی ½ ۱۱ بجے شب بخیریت منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ الحمد للہ

باوجودیکہ اتنی رات گذر چکی تھی جب انہیں معلوم ہوا کہ امیر صاحب محترم خود انہیں ملنے آ رہے ہیں۔ تو ان میں سے اکثر قصبہ سے باہر کھڑے ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ قصبہ میں داخل ہونے سے پہلے مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی اور اس کے بعد سب سے ملاقات کی اور باوجود اس کے کہ ہم سارا دن سفر کر کے تھکے ہوئے تھے انہوں نے اپنے اخلاص اور محبت میں دینی مسائل دریافت کرنے شروع کر دئے رات کے دو بجے تک سوال و جواب اور باتیں کرتے رہے یہاں ہم نے دو روز قیام کیا اس عرصہ میں مکرم امیر صاحب ہر روز انہیں تبلیغ کرتے رہے خصوصاً یہاں کے مالکیہ امام مسجد اور ٹاؤن چیف سے ملاقات کر کے انہیں پیغام حق پہنچایا۔ اور احمدیت کے قبول کرنے کی دعوت دی۔

میں جب بیمار ہو کر واپس ہوا آیا۔ تو اس دوران میں احمدی احباب کو مخالفین نے لوکل مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا۔ حالانکہ اس مسجد پر خرچ کرنے والے اکثر احمدی ہی تھے چنانچہ اس بناء پر ایک مرتبہ کچھ جھگڑا بھی ہو چکا تھا۔ ایک احمدی نوجوان نے غصہ میں آکر مسجد کی چھت سے لوہے کی چادریں اتارنی چاہیں کہ یہ سب ہم نے خرید کر اتنا روپیہ خرچ کیا تھا اور اب ہمیں یہاں نماز بھی ادا کرنے نہیں دیتے۔

اس امر پر سخت جھگڑا ہوا اور بات بڑھ کر علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف تک پہنچ گئی۔ جس نے اس معاملہ میں احمدیوں کے خلاف رویہ اختیار کیا۔ اس پر پھر خاکسار پیراماؤنٹ چیف سے ملا۔ اور اسے اصل حالات سے آگاہ کیا۔ نیز قرآن کریم انگریزی اور لائف آف محمدؐ اور دوسری اہم کتب انہیں اور ان کے وزراء کو دکھائیں۔ چونکہ وہ خود ناخواندہ ہیں اس لئے ان کے وزراء نے انہیں سمجھایا کہ ان کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدی ہی حقیقی مسلمان ہیں۔ اور اسلام کی خدمت کر رہے ہیں یہ کوئی نئی چیز تو لائے نہیں چیز وہی ہے۔ مگر اسے حقیقی رنگ میں پیش کر رہے ہیں۔ نیز انہوں نے غیر احمدی مخالفین کو بھی سمجھایا۔ اس طرح بظاہر یہ جھگڑا ختم ہو گیا۔ اور احمدی احباب اپنی علیحدہ نماز ادا کرتے ہیں۔ اور مکرم امیر صاحب محترم کے ارشاد کے مطابق اب انہوں نے یہ معاملہ ختم کر دیا ہے اور اپنی نئی مسجد کے بنانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی مدد فرمائے اور توفیق دے۔ آمین

تاہم اس علاقہ میں مخالفت کی آگ لگ گئی ہے۔ اور مخالفین ارد گرد کے دوسرے گاؤں سے ملکر میٹنگیں کر رہے ہیں مگر حالات عموماً احمدیت کے حق میں ہیں۔ لوگ ہمارے مخالف بھی ہیں اور موافق بھی باتیں کرتے ہیں۔ امیر صاحب محترم نے علاقہ کے تمام لیڈروں اور لوکل اماموں اور علماؤں سے مل کر انہیں تبلیغ کی اور پیغام حق پہنچایا اور ان کی غلط فہمیاں دور کیں۔

جیسا کہ اوپر عرض کر آیا ہوں اس قصبہ سے آگے دو مخلص جماعتیں قائم ہیں چنانچہ پھر بذریعہ لاری ہم اپنے ان احمدی احباب کے پاس گئے اور ایک رات اور ایک دن ٹھہر کر ان کی تعلیم و تربیت کی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے سب احباب بہت مخلص ہیں۔ جب ہم کامباما پہنچے تو یہاں کے پریذیڈنٹ ایک دوسرے گاؤں میں جو کہ چار پانچ میل دور تھا اپنی فصل کی کٹائی کے لئے گیا ہوا تھا۔ مگر جب انہیں پیغام ملا کہ مکرم امیر صاحب محترم خود میرے گاؤں میں آئے ہیں۔ تو وہ تمام گاؤں چھوڑ کر سیدھا اپنے گاؤں واپس آیا اور آکر بڑی محبت اور اخلاص کا نمونہ دکھایا اور خاطر مدارت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

کامباسا کے امام مسجد مالکیہ کو امیر صاحب نے خاص طور پر دو دفعہ تبلیغ کی اور اسے کہا کہ خدا تعالےٰ سے ڈرو اور اس کی آواز پر لبیک کہو اور اگر تمہیں شرح صدر نہیں اور شک و شبہ ہے۔ تو ہمیں بتاؤ تا کہ ہم تمہاری غلط فہمیاں دور کر دیں۔ نیز اسے دعائے استخارہ کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ اللہ تعالےٰ سے دعا کرے کہ اے اللہ اگر احمدیت سچی ہے تو تو اپنے فضل سے مجھ پر یہ مسئلہ کھولدے۔ اور حق کی طرف ہدایت دے اور یہ بھی کہا کہ وہ لوگ جو پہلے ایمان لاتے ہیں اور وہ لوگ جو بعد میں ایمان لاتے ہیں ان میں بڑا فرق ہوتا ہے اور السابقون الاوّلون کا درجہ اور مقام بہرحال اور ہمیشہ کے لئے بڑا رہتا ہے۔

باپ کو قتل کی دھمکی

ان نئے احباب میں سے بعض خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس قدر مخلص اور احمدیت سے محبت رکھتے ہیں کہ کہ ان کو اس کے مقابلہ میں کسی دوسری چیز کی پرواہ نہیں ہے۔ یہاں پر ایک شخص جب سے احمدی ہوا تو اس کا بڑا لڑکا جس کی عمر ۲۵ سال کے قریب ہے اسے دھمکیاں دے رہا ہے کہ اگر اس نے احمدیت نہ چھوڑی تو وہ اپنے باپ کو قتل کر دے گا یا کسی طریق سے مروا ڈالے گا۔ کیونکہ اس کے احمدی ہو جانے کی وجہ سے خاندان کی عزت اور وقار پر دھبہ لگا ہے۔ مگر وہ شخص خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے احمدیت پر سختی سے قائم ہے اور اس قدر مخلص ہے کہ وہ دس میل پیدل چلکر امیر صاحب محترم سے ملاقات کرنے آیا۔ اور پھر اپنے ساتھ لے کر اپنے گاؤں گیا۔ جہاں ہم نے ایک دن گذارا مکرم امیر صاحب محترم نے اس کے لڑکے کو بلا کر تبلیغ کرنی چاہی مگر اس نے مخالفت کی وجہ سے بات تک کرنی پسند نہ کی۔ اس طرح بعض لوگ جن کی لڑکیاں احمدیوں کے گھروں میں ہیں۔ انہیں دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اگر انہوں نے احمدیت نہ چھوڑی اور توبہ نہ کی۔ تو وہ ان سے اپنی لڑکیاں واپس لے لیں گے۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ احمدی ثابت قدم ہیں الا ماشاء اللہ۔ بعض عورتوں نے جواب دیا کہ گو ہم احمدی نہ ہوں گی مگر ہم اتنی سی بات پر اپنے خاوندوں کو نہ چھوڑیں گی۔

ایک عورت کا اخلاص

ایک معمر عورت جس کا لڑکا اس علاقہ میں ایک معزز تاجر اور حاجی ہے۔ اور عرب ممالک میں اور مکہ مکرمہ میں ۱۳ سال رہ چکا ہے نے بھی بیعت کی ہے اور اب احمدیوں کے ساتھ نمازیں ادا کرتی ہے۔ جب اس کے لڑکے کو جو کہ ایک دوسرے گاؤں میں ہے پتہ لگا کہ اس کی والدہ احمدی ہو گئی ہے۔ اور اب احمدیوں کے ساتھ نمازیں ادا کرتی ہے۔ تو اس نے ایک خاص آدمی بھیجا کہ تمہیں دین کا کیا علم ہے میں جانتا ہوں کہ احمدی جھوٹے ہیں۔ اور میں تمہارا لڑکا ہوں تم احمدیت چھوڑ دو اور اپنے پرانے مذہب مالکی پر قائم رہو اور میں نے تمہیں اپنے خرچ پر حج کروایا ہے، میرا تم پر حق ہے۔ مگر اس معمر عورت نے اپنے لڑکے کی دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہیں کی اور احمدیت پر قائم ہے۔ چنانچہ جب ہم وہاں پہنچے تو اس عورت نے اپنے لڑکے کو بلوایا اور خود اس کو مکرم امیر صاحب محترم سے ملانے کے لئے لائی کافی دیر تک عربی میں گفتگو ہوتی رہی۔ احباب جماعت نے چاہا کہ انگریزی میں گفتگو ہو تا کہ وہ بھی سمجھیں۔ مگر وہ کنارہ کشی کرتا رہا۔ اس ڈر سے کہ کہیں اس کے مبلغ علم کا پول نہ کھل جائے اور خود عربی میں باتیں کرتا رہا اور صرف سننے تک محدود رہا اور زیادہ معترض نہ ہوا۔ گو ابھی تک مخالفت کرتا رہا ہے

اس کے بعد ایک دفعہ اس کے مکان پر جا کر بھی جبکہ ہمارے ساتھ ہمیشہ ۲ احمدی بھی تھے تبلیغ کی۔ اور اس کے تمام اعتراضات کا جواب دیا گیا۔ جس سے اس کی والدہ بہت خوش ہوئی۔ اور ہمیں تحفے پیش کئے اور گاؤں سے باہر تک رخصت کرنے آئی۔ اور احمدیت پر قائم رہنے کا وعدہ کیا۔

آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہم مبلغین سیرالیون کو زیادہ سے زیادہ صحت اور سلامتی کے ساتھ کام کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو پھیلانے کی توفیق دے اور وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے احمدیت میں شامل ہوئے ہیں انہیں استقامت عطا کرے اور دشمن کی ہر قسم کی شرارتوں سے محفوظ رکھکر دوسروں کے لئے ہدایت کا

یومِ وقفِ جدید ـ ۹ فروری ۱۹۵۸ء

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ پر تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ایک نہایت ہی اہم تحریک "وقفِ جدید" کے نام سے جاری فرمائی ہے۔ چونکہ یہ تحریک بھی ان خدائی تحریکات میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ رفاہ و اصلاحِ خلق کے واسطے جاری فرمائی ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے فرشتے جماعت کو ابھار رہے ہیں کہ وہ آگے بڑھ کر "تحریک وقفِ جدید" کو کامیاب و کامران بنائیں اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق شمعِ احمدیت کے پروانے اپنے اموال و نفوس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

اس تحریک کے مندرجہ ذیل تین حصے ہیں

(۱) ہر وہ احمدی جو کم از کم پرائمری پاس ہے۔ اور وہ خدمتِ دین اور رفاہِ خلق کا شوق رکھتا ہے اُسے اپنی زندگی وقف کرنی چاہیئے اور "وقفِ جدید" کے نظام کے تحت اللہ تعالیٰ کی راہ میں مصروفِ عمل ہونا چاہیئے۔

(۲) جو لوگ اپنے تئیں زندگی وقف کرنے سے قاصر سمجھتے ہیں مگر مالی قربانی کر سکتے ہیں انہیں کم از کم چھ روپے سالانہ چندہ اس مد میں دے کر ارشادِ خداوندی تعاونوا علی البر والتقویٰ کا مصداق بنا چاہیئے۔ جنہیں استطاعت ہو وہ سینکڑوں اور ہزاروں دیں۔ مگر جو نادار ہوں اور خدمتِ دین کی تڑپ رکھتے ہوں ان کے لئے جائز ہے کہ بلاشک چھ آدمی مل کر چھ روپے سالانہ چندہ ادا کریں۔ ان دونوں امور کے متعلق ۵ جنوری کے "پیغام" میں جو "الفضل" ۷ جنوری میں شائع ہوا ہے حضور فرماتے ہیں:-

"میں امید رکھتا ہوں کہ اگلے تین ہفتہ میں جماعت ان دونوں کاموں کو پورا کر دے گی۔"

۲۶ جنوری کو تین ہفتے پورے ہو رہے ہیں۔ لیکن چونکہ بعض مقامات میں الفضل دیر سے پہنچتا ہے لہذا ۹ فروری کو سب جماعتیں یومِ وقفِ جدید منائیں اور اپنی جگہ جلسے کر کے سب دوستوں تک اس تحریک کو پہنچا کر اور ان سے وعدے لیکر مکمل فہرستیں بھجوائیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کوئی احمدی اس سعادت سے محروم نہ رہے۔

امراء کرام سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں نمایاں سعی فرمائیں۔

فجزاکم اللہ احسن الجزاء

(۳) تیسرا پہلو اس تحریک کا "وقفِ زمین" ہے یعنی تمام مراکز کے لئے زمیندار حضرات دس دس ایکڑ زمین وقف کریں (چھوٹے زمیندار اپنا ایک ایک ملا کر بھی دس ایکڑ وقف کر سکتے ہیں) اس کے متعلق ۵ جنوری کے پیغام میں ہی حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے معزز زمیندار کراچی سے لے کر پشاور تک اپنے اپنے گاؤں کے اردگرد دس ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کر دیں گے۔ اس میں یہ واقفین کھیتی باڑی کریں گے اور اس سے اس سکیم کو چلانے میں مدد ملے گی اس کی پیداوار سب ان کی ہو گی۔"

ان ارشادات کی روشنی میں یومِ وقفِ جدید کی غرض یہ ہے کہ ہم اپنی اس کوشش کے نتیجہ میں مندرجہ بالا ہر سہ قسم کی قربانیوں کو اس انتہا تک پہنچا دیں کہ جماعت بحیثیت مجموعی بزبانِ حال اپنے امام سے یہ کہہ رہی ہو ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را ؛ تو دانی حساب کم و بیش را

چندہ وقفِ جدید ادا کرنیوالے اصحاب

السابقون الاولون

وہ خوش نصیب جنہوں نے اپنے وعدے وقفِ جدید کے یومِ اوّل ۷ جنوری کو ہی ادا کر دیئے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — ۶۰۰ روپے
(۲) قاری محمد امین صاحب دارالصدر غربی ربوہ — ۶/-
(۳) راجہ خان بہادر صاحب " " — ۶/-
(۴) کیپٹن نواب دین صاحب دارالصدر شرقی " — ۶/-
(۵) چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم " — ۶/-
(۶) چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر ربوہ — ۱/-
(۷) مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ " — ۱/-
(۸) سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ — ۲۵/-
(۹) چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر ربوہ — ۶/-
(۱۰) قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی " — ۶/-
(۱۱) بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت غربی ربوہ
خود — ۶/-
۱۲- قریشی افضال احمد صاحب " " — ۶/-
۱۳- مستری عبدالحکیم صاحب " " — ۶/-
۱۴- حکیم نیاز محمد صاحب " " — ۱۲/-
۱۵- منشی جان محمد صاحب " " — ۶/-
۱۶- ریڈر فقیر بشارت الرحمٰن صاحب " " — ۶/-
۱۷- مستری فضل دین صاحب " " — ۶/-
۱۸- مستری علم دین صاحب " " — ۶/-
۱۹- مولوی ظہور حسین صاحب " " — ۶/-
۲۰- خان میر صاحب " " — ۶/-
۲۱- مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری " — ۶/-
۲۲- عبدالسلام صاحب ٹی سٹال " " — ۲/-
۲۳- فضل دین صاحب نعیم " " — ۲/-
۲۴- ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ربوہ — ۶/-
۲۵- مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور " — ۶/-
۲۶- مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب " — ۱۰/-
۲۷- مرزا ادریس احمد صاحب " — ۶/-
۲۸- خانصاحب منشی برکت علی خانصاحب ربوہ — ۶/-
۲۹- مقبول احمد صاحب ذبیح ربوہ — ۱/-
۳۰- قریشی عبدالرشید صاحب " — ۶/-
۳۱- قریشی عبدالعزیز صاحب " — ۶/-
۳۲- صوفی محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ دس افراد کنبہ کی طرف سے — ۶۰/-
۳۳- ملک سیف الرحمٰن صاحب ربوہ — ۶/-
۳۴- خواجہ عبدالحی صاحب بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب دارالرحمت غربی — ۶/-
۳۵- حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی دارالرحمت غربی ربوہ معہ اہلیہ و مولوی مصلح الدین - عزیز احمد و بچگان — ۱۸/-
۳۶- چوہدری برکت علی خانصاحب دارالصدر غربی — ۶/-
۳۷- سید داؤد احمد صاحب " — ۶/-
۳۸- اہلیہ سید داؤد احمد صاحب " — ۶/-
۳۹- مرزا خورشید احمد صاحب " " — ۶/-

(انچارج دفتر وقفِ جدید - ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی قرارداد تعزیت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مرحوم رضی اللہ عنہ اور محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم کی وفات پر جماعت احمدیہ اور ان کے تمام رشتہ داروں عزیزوں سے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ حضرت شیخ صاحب مرحوم اور ملک صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور جماعت کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ربوہ

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

کیلئے

عطایا کی تحریک

از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

فضل عمر ہسپتال ربوہ کی نئی عمارت کی تعمیر کے لئے خاکسار کی طرف سے وقتاً فوقتاً الفضل میں عطایا کی تحریک ہوتی رہی ہے اور کئی احباب نے اس کارِ خیر میں کافی حصہ لیا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ ہسپتال کی عمارت کے دو بلاک تقریباً مکمل ہو چکے ہیں اور ان میں کام شروع کر دیا گیا ہے۔ تیسرے بلاک کی تعمیر بھی شروع ہو چکی ہے۔ مگر ابھی پانچ بلاک مزید تعمیر ہونے باقی ہیں۔ نیز ہسپتال کا سامان اور ایکسرے وغیرہ بھی منگوانے ہیں۔ ان سب کیلئے خرچ کا اندازہ کم از کم اڑھائی لاکھ روپے ہے۔ لہذا جماعت کے ان احباب سے جنہوں نے ابھی تک اس کام میں حصہ نہیں لیا۔ خاکسار اپیل کرتا ہے کہ وہ اس میں حصہ لے کر خدمتِ خلق کے اس ادارہ کی تکمیل میں مدد فرمائیں۔ ربوہ اور اس کے مضافات کے غریب و نادار مریض بزبانِ حال یہ پکار کرتے ہیں کہ ان کے لئے ربوہ میں بہت اچھا اور ہر قسم کے سامان سے لیس ہسپتال ہو جہاں وہ ہر قسم کی طبّی خدمات حاصل کر سکیں۔ پس آپ ان کی اس پکار پر توجہ کریں اور ہسپتال کی تکمیل میں پوری امداد فرمائیں تا رہتی دنیا تک ایسے مریضوں کی دعائیں آپ کے اور آپ کے اہل و عیال کے ساتھ ہوں۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ان غریب اور نادار مریض بندوں کی طبی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف قدم بڑھائیں گے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے اہل و عیال کی بیماریوں کو بھی دور فرمائے گا۔

وما توفیقنا الا باللہ العلیّ العظیم

اعلان نکاح

مورخہ ۲۹/۱۲/۵۷ کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے میرے بڑے بھائی جمیل احمد صاحب ایاز فلائٹ لیفٹیننٹ کا نکاح میرے ماموں میاں رشید احمد صاحب بی اے کی دختر منصورہ رشیدہ کے ساتھ مبلغ ۲۵۰۰/- روپیہ مہر پر مسجد مبارک میں پڑھا احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب بنادے۔ آمین۔

(خاکسار منیر احمد رشید ایم اے بی ایس سی آرز ـــــ لاہور)

جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے وحی پا کر واضح الفاظ میں وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی جو مصلح موعود سے تعلق رکھتی ہے جس کے مصداق سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔

چونکہ ۲۰ فروری کا دن قریب آرہا ہے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو ابھی سے یوم المصلح الموعود منانے کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اس دن تمام جماعتوں میں جلسے کئے جاویں اور حضرت مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کو بیان کیا جاتے۔ اور جن روشن دلائل اور بیّنات سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے لیکچروں اور تقاریر کے ذریعہ سے احبابِ جماعت اور دیگر احباب کو ان سے واقف اور آگاہ کیا جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

تحریکِ حج کے اراکین توجّہ فرمائیں

جیسا کہ اراکین تحریک حج کو معلوم ہے کہ حج فنڈ کی شرح ایک روپیہ سالانہ ہے اور یہ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو حج جیسے اہم فریضہ کے پیش نظر اٹھانا مشکل ہو۔ پس بذریعہ اعلان ہذا جملہ اراکین سے درخواست ہے کہ وہ سالِ رواں کا چندہ کم از کم ایک روپیہ جلد از جلد دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو بھجوا دیں۔ کیونکہ حج پر جانے کی درخواستیں بھجوانے کی تاریخوں کا اعلان ہونے والا ہے۔ اور ہمیں اپنے نمائندہ کا انتخاب اس اعلان سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

(مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

کامیاب ہو گیا وہ شخص!

جو یہ سمجھ گیا کہ "وقت" دنیا میں سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔ جوانی کے ایام جو امنگ اور جذبہ کے ساتھ خدمت کرنے کے دن ہیں۔ آخر کب تک رہیں گے؟ خدا کرے ہم ان ایام کی قدر کرنے والے بن جائیں۔ اور اس زور اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھیں۔ کہ چند سال کے اندر اندر خدام الاحمدیہ کا موجودہ بجٹ دگنا ہو جائے تا خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل پر پوری طرح کاربند ہو کر جماعتی ترقی میں اہم پارٹ ادا کیا جا سکے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس خدّام الاحمدیّہ خیرپور ڈویژن

آگاہ رہیں!

مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو خیرپور ڈویژن و اضلاع دادو، سانگھڑ کی مجالس کے دورہ پر بھجوایا جارہا ہے۔

جملہ مجالس انسپکٹر صاحب موصوف سے پوری طرح تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیّہ مرکزیّہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی مرحمی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر وصیت کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۴۷۰ میں عبدالوہاب شکرانی ولد محمد عبدالقادر صاحب قوم بلوچ شکرانی پیشہ دوکانداری (ڈاکٹری) عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چنی گوٹھ چک ۶ عباسیہ ڈاکخانہ چنی گوٹھ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ دسمبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں میری آمد بذریعہ دوکانداری (ڈاکٹری) ماہوار ۹۰ روپے ہوتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بعد مجرائی قرضہ جات وغیرہ ۔۔۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم الحروف محمد عبدالوہاب شکرانی

العبد: محمد عبدالوہاب شکرانی بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنی گوٹھ۔

گواہ شد: محمد عبدالمجید خان شکرانی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنی گوٹھ ضلع بہاولپور مغربی پاکستان۔

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

نمبر ۱۴۶۹ میں عزیزہ انیسہ راحت زوجہ ڈاکٹر عبدالوہاب شکرانی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۶ عباسیہ چینی گوٹھ ڈاکخانہ چینی گوٹھ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ دسمبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ ۵۰۰/ واجب الادا ہے۔ زیور طلائی اڑھائی تولہ قیمت مبلغ ۲۵۰/ کل میزان ۷۵۰/ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میری بوقت وفات جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی بعد ادائیگی قرضہ جات ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الراقم الحروف ڈاکٹر عبدالوہاب شکرانی خاوند موصیہ مذکور

الامۃ: عزیزہ انیسہ راحت زوجہ ڈاکٹر محمد عبدالوہاب شکرانی

گواہ شد: محمد اکبر ولد عبداللہ خان بلوچ شکرانی ڈاکخانہ اوچ شریف بہاولپور

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن ربوہ ۶/۱۲/۵۷

نمبر ۱۴۷۱ میں محمد شفیع اشرف واقف زندگی ولد چوہدری محمد صدیق صاحب قوم کھوکھر پیشہ واقف زندگی عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۱۲/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۱۱۵ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: محمد شفیع اشرف۔ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: قاضی عبدالرحمن سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

گواہ شد: رشید الدین دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔ ۵/۱۲/۵۷

بھارت کو کشمیر خالی کر دینا چاہیئے

کراچی ۲۴ جنوری۔ برطانوی دارالعوام کے رکن سر ولیم سٹیورڈ نے کل یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قیامِ امن کا تقاضا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ فوراً حل کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ بھارت کو پاکستان کے نقشِ قدم پر چل کر کشمیر سے اپنی فوجیں واپس بلا لینے اور آخری فیصلے تک اقوام متحدہ کی فوج متعین کرنے پر آمادہ ہو جانا چاہیئے۔

یاد رہے کہ سر ولیم نے دارالعوام میں ایک قرارداد پیش کی تھی جس میں بھارت پر زور دیا گیا تھا کہ وہ کشمیر کے متعلق اپنے وعدوں کا احترام کرے۔

سر ولیم نے کہا کہ میں پاکستان اس لئے آیا ہوں کہ یہاں پاکستانی کھانے پکانے کا طریقہ سیکھوں جو برطانیہ میں روز بروز بہت مقبول ہوتے جا رہے ہیں۔

(م) کی بنا پر ضروری ہے بلکہ ترکیہ کی قومی سلامتی کے لئے بھی یہی ضروری ہے اس حقیقت اور خواہش کا اطلاق دوسرے عرب ممالک پر بھی ہوتا ہے

نمبر ۱۴۷۳ میں زینب بی بی زوجہ عنایت اللہ صاحب قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۳ء ساکن موضع اللہ دتہ چک ۶ سٹیشن ڈاکخانہ چھچھا گوٹھ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میں آج سے ۱/۱۰ حصہ اپنی جائیداد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری جائیداد مبلغ یکصد روپیہ حق مہر ہے جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے اور اپنے خاوند کی طرف سے جیب خرچ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری بوقت وفات جو جائیداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۸/۱۲/۵۷

راقم الحروف عبدالمجید خان شکرانی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چھچھا گوٹھ ضلع بہاولپور

العبد: زینب بی بی بنت اللہ داد زوجہ عنایت اللہ صاحب ساکن سٹیشن چھچھا گوٹھ ضلع بہاولپور نشان انگوٹھا

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد: چوہدری عنایت اللہ ولد سردار خان صاحب خاوند موصیہ مذکور نشان انگوٹھا۔

گواہ شد: ڈاکٹر محمد عبدالوہاب شکرانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چھچھا گوٹھ۔

نمبر ۱۲۹۹۴ میں عالم بی بی مہاجر گورداسپور زوجہ نور احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک ۲۳ جی ڈی حال اوکاڑہ ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۱۳/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل حق مہر مبلغ ۷۰۰/- روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو متروکہ جائیداد ثابت ہو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ تحریر کردہ نور احمد

الامۃ: عالم بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد: نور احمد خاوند موصیہ

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

دعائے مغفرت

میری اہلیہ نواب بیگم صاحبہ مورخہ ۱۳ و ۱۴ جنوری کی درمیانی شب ایک بجے بچی کی پیدائش کے باعث وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(اللہ داد خان احمدی۔ مدرسہ کوچہ احمدیہ۔ ملتان چھاؤنی)

شام نے منفی رجحانات کو نہ روکا تو عرب ممالک خطرے میں پڑ جائیں گے

حکومت ترکی کی جانب سے شام کو انتباہ

انقرہ ۲۴ جنوری۔ حکومت شام کے نام ایک مراسلے میں حکومت ترکیہ نے اعلان کیا ہے کہ کمیونزم کی توسیع کا خطرہ اب مشرق وسطیٰ تک پہنچ گیا ہے۔ اور "ہمارے علاقے میں ایسے صبر آزما حالات پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے جو غالباً دوست عرب ممالک کے امن اور تحفظ کو تباہ کر دیں گے۔

یہ مراسلہ منگل کے روز شامی سفارتی دفتر کے سپرد کیا گیا۔ اس میں ترکیہ کے دفتر خارجہ نے خبردار کیا ہے کہ شام طوعاً و کرہاً اس خطرے کی زد میں آگیا ہے۔ اور اگر حالات کے اس منفی رجحان کو بروقت روکا نہ گیا۔ تو اندیشہ ہے کہ شام اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے ممالک اس صورت حال کا شکار ہو کر نقصان اٹھائیں گے۔

یہ مراسلہ دراصل شام کے ایک زبانی احتجاج کے جواب میں بھیجا گیا ہے۔ جو گذشتہ مہینے نیٹو کونسل میں ترک وزیر اعظم عدنان مندریز کی ایک تقریر کے بارے میں کیا گیا ہے۔ مراسلے میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسٹر مندریز نے کمیونسٹ توسیع اور تخریب کاری کی ان نئی سرگرمیوں کی نوعیت پر بحث کی تھی۔ جن سے پوری آزاد دنیا کو خطرہ لاحق ہے اور محض اس ضرورت پر زور دیا تھا کہ اس خطرے کے مقابلے کے لئے زیادہ ہوشیاری تعاون اور استحکام کو ملحوظ رکھا جائے۔

مراسلہ میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ مسٹر مندریز کی تقریر شام کے خلاف نہیں تھی بلکہ شام کے بارے میں ترکیہ کی بنیادی خواہش یہ ہے کہ اس کا یہ دوست ملک، امن اور سلامتی کے ساتھ آزادانہ ترقی کرے۔ چنانچہ شام کا احتجاج بے بنیاد ہے۔ اور ترکیہ اور شام کے دوستانہ تعلقات کی استواری کا انحصار خود حکومت شام کی سرگرمیوں پر ہے۔

ترک دفتر خارجہ نے بتایا۔ شام کا آزاد اور طاقتور ہونا نہ صرف جذباتی اور تاریخی وجوہ

تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ سے چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کا خطاب

بقیہ صفحہ اول

صلاحیت پیدا ہو جائے تو تحصیلِ علم کے مرحلے بآسانی طے ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

زندگی کا حقیقی اور اعلیٰ تر مقصد

اسی ضمن میں آپ نے تحصیلِ علم کے فوری مقصد کے ساتھ ہر آن اس حقیقی مقصد کو بھی مدِ نظر رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ کہ طلبہ اپنی زندگیوں کو بنی نوع انسان کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا۔ آپ لوگوں کا ہر کام اسی اعلیٰ تر مقصد کے حصول کی نیت سے ہونا چاہیئے۔ یہی وہ حقیقی مقصد ہے، جسے مسلمانوں کے لئے کہیں کنتم خیر اُمّۃٍ اُخرجت للناس کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اور کہیں خدا کا عبد بننے اور اس کی صفات کا ظلّ بننے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ سب ایک ہی حقیقت کے مختلف نام ہیں۔

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت

دورانِ تقریر میں آپ نے طلباء پر اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی اہمیت کو بھی واضح فرمایا۔ اور اس ضمن میں باغبانی، صناعی اور اسی قسم کے دوسرے مشاغل کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا لکھنے پڑھنے کے ساتھ ساتھ حسب فراغت ان چیزوں میں بھی حصہ لینے سے علم بڑھتا ہے۔ اور نئی نئی معلومات اور تجربات سے ذہن میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ در اصل ہم لکھنے پڑھنے کے ذریعہ تو علم حاصل کر لیتے ہیں لیکن عملی زندگی سے علم حاصل کرنے کی ہمیں عادت نہیں ہے۔ حالانکہ جماعت کے کمرے اور کتابوں تک ہی علم کو محدود سمجھنا درست نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ باغبانی۔ زراعت اور اسی قسم کے دوسرے مشاغل میں حصہ لے کر قوانینِ قدرت کی کارفرمائی پر غور اور تدبر کرنے سے بھی ذہن کی نشوونما میں بہت مدد ملتی ہے۔

باہمی تعاون کا جذبہ اور اس کی بنیاد

کھیلوں اور دوسری جسمانی ورزشوں کا ذکر کرتے ہوئے جن میں طلبہ اکثر حصہ لیتے ہیں۔ آپ نے باہمی تعاون کے جذبے پر خاص زور دیا اور فرمایا یہ تعاون قرآن مجید کی تعلیم تعاونوا علی البرّ والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کے عین مطابق ہونا چاہیئے۔

تعاون کی بنیاد نیک باتوں پر ہو۔ ایسی باتوں پر نہ ہو۔ جن سے نقصان، شرارت یا قانون شکنی کا پہلو نکل سکتا ہو۔ آپ نے فرمایا اسلام ہماری زندگی میں کسی الگ چیز کا نام نہیں ہے۔ اگر زندگی اسلام کے رنگ میں رنگین ہو تو پھر زندگی اور اسلام ہم معانی الفاظ سمجھے جائیں گے۔ پس ضروری ہے کہ زندگی اس حد تک اسلام کے مطابق ہو کہ دونوں میں کوئی فرق باقی نہ رہے۔

شہری اور دیہاتی زندگی کی تفریق

اسی طرح آپ نے طلبہ کو تفاخر سے بچنے، کسی حال میں بھی غلط بات کی تائید نہ کرنے۔ کمزور اور مظلوم کی حمایت کرنے اور ہمیشہ حق کا ساتھ دینے کی تلقین فرمائی۔ نیز فرمایا۔ آپ لوگوں کا ایک یہ بھی فرض ہے کہ آپ شہری اور دیہاتی زندگی کی موجودہ تفریق کو کم کرکے انہیں ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کریں۔ غیر ملکی اقتدار کے زمانے میں شہری زندگی کو غیر معمولی اہمیت مل جانے کی وجہ سے ہمارے ملک میں دیہاتی زندگی بہت حد تک پسماندگی کی حالت میں چلی آ رہی ہے۔ اگرچہ اب یہ حالت رفتہ رفتہ دور ہو رہی ہے۔ تاہم ابھی دونوں زندگیوں میں بہت تفاوت پایا جاتا ہے۔ آپ لوگوں کے لئے جو ایک دیہی علاقے کی درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ آپ پڑھ لکھ کر دوسرے تعلیمیافتہ طبقہ کی طرح یکدم شہری نہ بن جائیں بلکہ آپ دونوں زندگیوں کو باہم ملانے والے ثابت ہوں تا ہمارے دیہات کی غفلت دور ہو۔ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ لوگ اکثر دیہات میں جا کر ان لوگوں کے ساتھ گھلیں ملیں اور انہیں غفلت سے نکالنے کی کوشش کریں۔ ہمارے ملک میں آبادی کی اکثریت دیہات میں ہی رہتی ہے اس لئے بنی نوع انسان کی خدمت کے اعلیٰ مقصد کے اعتبار سے بھی آپ کا فرض ہے کہ ان لوگوں کو تعلیمی اور تمدنی لحاظ سے اٹھائیں تا شہری اور دیہاتی زندگی میں عرصہ دراز سے جو مصنوعی تفریق چلی آ رہی ہے وہ کم ہو اور متمدن ملکوں کی طرح ایک متوازن معاشرہ ابھر سکے۔

آخر میں آپ نے طلبہ کو یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کرنے کی تلقین فرمائی کہ اس وقت اپنے آپ کو جو کچھ بنانے کی تم بنیاد رکھو گے آگے چل کر تم وہی بنو گے پس یہی وقت ہے کہ جب تم اپنے مستقبل کو درخشندہ بنا کر اپنے والدین کی ان قربانیوں کا حق ادا کر سکتے ہو جو تمہیں تعلیم دلوانے میں وہ کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی انتالیسویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی انتالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴-۲۵-۲۶-۲۷ شہادت ۱۳۳۷ھش مطابق ۲۴ تا ۲۷ اپریل ۱۹۵۸ء جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو بمقام ربوہ ہوگا۔

جماعتہائے احمدیہ مطلع رہیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح